

## دریائے سوات کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

### Pollution of River Swat and Islamic teachings

\* ڈاکٹر عطاء الرحمن

\*\* صاحبزادہ

#### Abstract

*Water has a prime role in our day to day life. The Holy Qur'an described water as a major source of life on earth. Similarly it has counted water as a divine blessing for humans and other creatures and has defined various conducts of its utilization. On one hand Islam has issued general Commandments regarding cleanliness and purity in all aspects, while on the other hand, it has issued specific directives about preservation and good use of water. Every possible effort should be made to save water and keep it free of any pollution and contamination. The district of Swat is famous for its natural beauty and landscape worldwide. The river of Swat adds a great deal of splendor to this region besides fulfilling the requirements of local population for drinking, irrigation and power generation purposes. The current industrial development and rapidly growing hotel industry has however contributed a great deal of destruction to this river. The present paper discusses this problem from Islamic perspective.*

پانی تمام جانداروں کے لیے انتہائی اہم ہے، اسی کے بدولت اللہ تعالیٰ نے دنیا میں زندگی قائم کر کھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

”وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا“  
”اور ہم نے ہر چیز کو پانی کی بدولت زندگی بخشی ہے“

\* استاذ پروفیسر علوم اسلامیہ و صدر شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف مالکنڈ، دیرلوڑ  
\*\* پی ایچ-ڈی ریسرچ کارل، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اینڈ اریکٹ ٹیڈیز، یونیورسٹی آف پشاور

ایک اور مقام پر پانی کی افادیت ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

**”هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ ثَسِيمُونَ وَنِسْلُ لَكُمْ بِهِ الْرَّزْعُ وَالرَّزْعُ نُونٌ وَالنَّخِيلُ وَالْأَغْنَابُ وَمِنْ كُلِّ الْفَمَرَاتِ“<sup>2</sup>**

وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی بر سایا ہے جسے تم پیتے ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں سے تم اپنے جانوروں کو کچراتے ہو، اسی سے وہ تمہارے لئے کھٹی، زیتون، کچھور، اگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔“

کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کی تمام تربخوبصورتی، رعنائی اور شادابی کا انحصار پانی ہی پر ہے۔ سرزین پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے پانی کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ مکل آبی ذخائر میں سے ایک اہم دریا، دریائے سوات ہے جس سے آب پاشی کے علاوہ بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دریا وادی سوات کے پہاڑوں سے نکل کر مختلف علاقوں کو سیراب کرتا ہے۔ وادی سوات انہی شفاف پانیوں کی وجہ سے فردوس زمین اور مشترق کا سو نذر لینڈ وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہے۔

دریائے سوات اتنا ہی قدیم ہے جتنی قدامت سوات کی خوب صورت سر زمین کو حاصل ہے۔ سکندر اعظم کے ساتھ آئے ہوئے منور خین نے اس علاقے کا ذکر دریائے سوات کے غیر معمولی طور پر پاک و شفاف سفید پانی کی وجہ سے کیا تھا۔<sup>3</sup> مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے بھی یہاں کے سفید پانی کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔<sup>4</sup> گیارہویں صدی عیسوی میں البرونی بھی سوات کے شفاف پانی کا ذکر کرتا ہے۔<sup>5</sup> علاوہ ازاں دریائے سوات کے قریب ”سپینے اوہ“ (سفید پانی) کے نام سے ایک بستی بھی موجود ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس علاقے کے صاف و شفاف سفید پانی کے ندی تالوں اور دریا کی وجہ سے اسے ”سوستو“ یا ”سوپیتا“ پکارا گیا ہو گا جو بعد میں چل کر ”سواد“ اور پھر ”سوات“ بن گیا۔<sup>6</sup> مشہور چینی سیاح سنگ یون ۵۰۲ء میں چڑال کے علاقے – ”کا فرستان“ سے ہوتا ہوا سوات آیا تھا۔ اس نے اپنے سفر نامے میں دریائے سوات کا ذکر ”دریائے سوٹو“ کے نام سے کیا ہے۔ دریائے سوات کو سنکرست میں ”گوری“ کا نام بھی دیا گیا اور قدیم مصنفوں کے ”سو ساتوس دریا“ (دریائے سوات) کا ذکر ہندو مذہب کی مقدس کتابوں رگ اور مہابھارت میں بھی موجود ہے<sup>7</sup> اسے یاد کیا گیا ہے۔

اہل سوات کے لئے یہ دریا طرح طرح کی نعمتیں لے کر آتی ہے۔ اس کے پانی سے نہ صرف فصلیں سیراب ہوتی ہیں بلکہ اس سے بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ ذیل میں ان چیزوں کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا جاتا ہے۔

### (الف) بجلی کی پیداوار میں اس دریا کا حصہ

ملائکنڈ اور امان درہ کے مقام پر دریائے سوات سے دونوں نہیں نکالی گئی ہیں۔ ان پر در گئی بجلی گھر بنائے گئے ہیں جنہیں ملک عزیز کے سب سے پرانے پاور ہائیڈرو الکٹریک ورکس ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ بجلی گھر عرصہ دراز سے ملک کو افر مقدار میں بجلی فراہم کرنے کا ذریعہ بننے ہوئے ہیں۔ حکومت اگرچاہے تو کalam سوات کی دوسری ذیلی وادیوں میں دریائے سوات پر مزید بجلی گھروں کی تعمیر کا مربوط منصوبہ بنانے کے ذریعے ملک بھر کے لئے کافی بجلی پیدا کر سکتی ہے۔

## (ب) آب پاشی و با غانی

دریائے سوات ہی کی بدولت سوات ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہر قسم کے چل اگائے جاتے ہیں۔ آج کل سوات میں زیادہ تر تو چہ آزو اور سبب کے باغات پر مرکوز ہے۔ تاہم آلوچہ، آلو بخاراء، خمانی، ناشپاتی، لوکات، اگور، کینو، ماٹا، سکترہ اور الوک وغیرہ کی بہترین اقسام بھی یہاں پیدا کی جاتی ہیں۔ نیز سوات میں فصل ربیع اور فصل خریف کے مختلف زرعی اجناس کی کاشت میں دریائے سوات سے آب پاشی کی جاتی ہے۔<sup>8</sup> ان کے علاوہ دریائے سوات سے نہ صرف اعلیٰ قسم کی مچھلی ٹراوٹ، حاصل کی جاتی ہے بلکہ اس کے کنارے گلاب، گل نرگس، غانمُول، بنفسہ، چلوواری، ریحان اور دیگر طرح طرح کے خوشبودار اور دھنک رنگ پھول بھی کھلتے ہیں جو حسین سرز میں سوات کے حسن کو مزید زیبائی عطا کرتے ہیں۔

## آبی آل و دگی اور درنما ایسے سوات

دریائے سوات کا پانی کسی زمانے میں بہت صاف و شفاف اور ہر قسم کی آلووگی سے پاک ہوا کرتا تھا لیکن جب سے سوات میں آبادی اور ہولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، دریا کا پانی بھی تدریسے آلووہ ہو گیا ہے۔ آلووگی کے اسباب میں سے پہلے وہ آبادیاں ہیں جو دریائے سوات کے کنارے کی گئی ہیں، خاص طور پر بھریں اور مدین کے ہوٹل وغیرہ جن کے تمام تر بیت الخلاؤں کا رخ دریا ہی کی طرف ہے۔ اس کے علاوہ مختلف دیہاتوں کی گندی نالیاں نکل کر دریائے سوات ہی میں گرتی ہیں جن سے پانی آلووہ ہو جاتا ہے۔<sup>9</sup>

آلودگی کا دوسرا بڑا سبب میگورہ شہر کی گندی نالیوں پر مشتمل جام بیل کی بڑی ندی (جوہڑ) ہے جو میگورہ شہر کے ساتھ ساتھ دیگر دیہاتوں میں سے گرتی ہوئی پنجی گرام کے مقام پر دریائے سوات میں شامل ہو جاتی ہے۔ اس طرح مقامی انتظامیہ کے ناقص انتظام کے باعث اکثر اوقات میگورہ شہر کا تمام کوڑا کر کر جوڑ کوں کے ذریعے شہر سے باہر نکلا جاتا ہے، لا کر دریائے سوات میں پھینکا جاتا ہے، جس سے اس پاک و شفاف اور لذیذ پانی کو آلووہ کیا جاتا ہے۔<sup>10</sup> فیکٹریاں جو ہوائی آلووگی کے ساتھ ساتھ آبی آلووگی کا بھی ایک بڑا سبب بن رہی ہیں، یہی فیکٹریاں دریائے سوات کی آلووگی کا بھی بڑا ذریعہ ہیں جن میں ماربل اور پلاسٹک کاسامان تیار کرنے والی فیکٹریاں سرفہرست ہیں۔ ان فیکٹریوں میں سے ماربل کی زیادہ تر فیکٹریاں کا جو، ہزارہ اور تختہ بند کے مقام پر جب کہ پلاسٹک کی فیکٹری قبر کے قریب واقع ہے۔ دریائے سوات کی اس تمام تر آلووگی کے نتیجے میں ایک طرف تو انہی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو دوسرا طرف آبی حیات اور فصلوں کے لیے بھی نظرہ بن رہا ہے لہذا حکومت وقت اور عوام کو مل کر دریائے سوات کے پانی کو آلووگی سے بچانے کے لیے مشترک حکمت عملی طے کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سوات کی رونق برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر فوائد بھی حاصل کئے جاسکیں۔

## شرعی تناظر میں جائزہ

زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی کا ایک نمونہ موجود ہے لہذا آبی و سائل جو ایک ملک کے لیے ترقی اور خوش حاملی کا ایک بڑا ذریعہ ہیں، ان کی حفاظت اور صحیح استعمال کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ کی عملی تعلیمات موجود ہیں جیسا کہ ذیل کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ نے بعض چشموں کی تطہیر و صفائی اور مختلف نجاسات سے بچانے کے لئے موثر انتظامات لئے۔ مدینہ منورہ کے قدیم کنوں میں "بُرَّ الْبَضَاعَةُ" ایک مشہور کنواں تھا۔ اس کنوں کے پانی کی کیفیت اس روایت سے معلوم ہوتی ہے:

"عن ابی سعید الخدراوی قال: سمعت رسول اللہ و هو يقال له انه يسفی لک من بتر  
بضاعة وهي بتر يلقى فيها الحوم الكلاب والمحاضن و عذر الناس فقال رسول اللہ ان  
الماء طهور لا ينجسسه شيء" <sup>11</sup>

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے ساجب آپ ﷺ کو یہ کہا گیا "آپ ﷺ کے استعمال کے لئے پانی بضاعت سے لایا جاتا ہے حالانکہ اس میں کتوں کا گوشہ، حاضرہ عورتوں کے کپڑے اور لوگوں کا بول و برادرالا جاتا ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک پانی پاک ہوتا ہے جسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔"

اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ الجھن پیدا ہو سکتی ہے کہ اس طرح کے گندے پانی سے آپ ﷺ کیوں کر وضوفرماتے ہوں گے یا پینے کے لئے استعمال کرتے ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے "اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اہل مدینہ یہ اشیاء کنوں میں جان بوجھ کر ڈالتے تھے جب کہ پانی کی قلت کی وجہ سے وہ ایسے کنوں کے محتاج تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ کنواں نئی زمین میں واقع تھا اور سیالاب اور بارشیں ان چیزوں کو اس میں ڈال دیتی تھیں لیکن کنوں کی وسعت اور گہرائی کی وجہ سے اس کو متاثر نہ کرتی تھیں۔

چونکہ اس کنوں سے اہل مدینہ کی ضرورت اپنستہ تھی اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کنوں کی صفائی اور اس کے پانی کو میٹھا کرنے کے لئے خصوصی اہتمام فرمایا، یہاں تک کہ ماہیت اشیاء تبدیل کرنے کی جو اعجازی قوت آپ ﷺ کو عطا کی گئی تھی اس کو بھی آپ ﷺ کام میں لائے، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ أَتَى بِشَرِبٍ — أَعْدَاءَ، فَنَوْضَأَ مِنَ الدَّلَوِ، وَرَدَهَا إِلَى الْبَرِّ، وَبَصَقَ فِيهَا، وَ

شَرَبَ مِنْ مَاءِهَا" <sup>12</sup>

"نبی کریم ﷺ بضاعت پر تشریف لائے۔ ڈول سے پانی لے کر وضوفرمایا اور بچا ہوا پانی واپس کنوں میں ڈال دیا۔ کنوں میں لعاب دہن ڈالا اور پھر اس کا پانی بیا"

(ب) کنوں کی صفائی، دیکھ بھال اور آلودگی سے بچانے کے لئے حضرت ابو اسید سعیدی<sup>ؑ</sup> نے تنظیم مقرر کیا گیا۔ انہیں بلا معاوضہ خدمت کے عوض اعزازی طور پر اجازت دی گئی کہ وہ کنوں سے ماحقہ زمین پر با غنگالیں، باغ اور کنوں کی حفاظت کے لئے جار دبواری کی تعمیر کر لیں اور کنوں کے یانی سے باغ کو سیراب کرتے رہیں۔

(ج) پانی کے ذرائع میں اضافہ کرنے، پلانے اور اس کو پاک رکھنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اہتمام بھی فرمایا کہ پانی کا غیر ضروری استعمال نہ کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے عسل کے لئے ایک صاع (تلق رہی بے گلو گرام) اور وضو کے لئے ایک مد (تلق رائی گلگو گرام) پانی کافی قرار دیا چنانچہ حضرت عقیل ابن ابی طالب سے

روايت مے:

“قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجزي من الوضوء مدو من الغسل صاع، فقال رجل لا

**يَحْنَاهُ فَقَالَ:** قَدْ كَانَ يَحْنَاهُ مِنْهُ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ وَأَكْثَرُ شِعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ<sup>13</sup>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَفَالَكَ بِرَضْوَانِ رَبِّكَ وَعَسْلَكَ كَلِيلَكَ دَاء

رسول اللہ نے یہ کام سے ایک دن بھر کے لئے مکمل کیا۔ اسی دن پر ایک مددگار اعلان کیا۔

(پاپی) فانی ہے۔ ایک دی لے لہا! ہمارے سے ووہی بیس ہوتا۔ صرفت میں نے گرمیاں کا تھاں نہ فراہم کیا۔

ان لوتوں کی ہو تاہما جو بھسے اصل تھے اور ان کے بال بھی بھسے زیادہ تھے، یعنی تب

کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ مُّبَارَکٰہُمْ

حضرت عقیلؑ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ پانی استعمال کرنے کا مقصد اگر طہارت اور صفائی ہے تو رسول اللہ ﷺ زیادہ صفائی پسند تھے اور اگر احتیاط مطلوب ہے تو نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ متقدی تھے۔ اگر یہ خیال ہے کہ بال زیادہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے بال بھی تجھ سے کم نہ تھے، لہذا سائل کا زیادہ پانی استعمال کرنا محض شک اور وہ سو سے کوچھ سے ہو سکتا ہے ما اس اف کو واحد ہے، اور اس سے بجا پڑ وری ہے۔

اسلام نے آبی و سائل کے استعمال میں احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کی نظر میں پانی کی کس قدر اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بچ وقت نمازوں کیلئے جو وضو کیا جاتا ہے اور اس میں جو پانی استعمال کیا جاتا ہے اسلام نے اس پر بھی نظر رکھی ہے اور نماز پڑھنے والوں کو حکم دیا ہے کہ وضو میں اسراف نہ کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ:

“ان رسول الله ﷺ مرسعد و هو يتوضأ قال ما هذا السرف؟ فقال افي الوضوء

اس اف؟ قال نعم و ان كنت علم نھی جا 14

”سعد بن ابی و قاص و ضوء کر رہے تھے آپ ﷺ اور سے گزرے، (سعد گود یکھاکہ وہ اپنے اعضاء و ضوپر کچھ زیادہ ہی پانی ڈال رہے ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا! یہ کیا اسراف ہے؟ سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا پانی میں کہی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا! اگر کچھ تم بھی نہ کلنا رہ برہی ہو۔“

جس طرح پانی کا بے جا صرف کرنا شریعت میں منوع ہے اسی طرح پانی کا اس استعمال جس سے دوسرا صاف پانی آلو دہ ہو جائے (جیسے فیکٹری میں پانی کا استعمال کیا جائے اور اس سے نکلنے والا آلو دہ پانی صاف نہیں یا صاف دریا

کی طرف بہادیجا جائے) تو شریعت کی رو سے یہ ناجائز ہے کیونکہ پانی کو آلو دہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی چیز کو ضائع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کا ضائع کرنا پسندیدہ عمل ہے خواہ اپنی مملوک چیز ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں اس درجہ احتیاط برتنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اگر کسی چیز کی نجاست و آلو دگی کا محض گمان ہی کیوں نہ ہو تو بھی اسے پانی سے دور رکھا جائے تاکہ پانی بخس نہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”قال رسول الله ﷺ اذا استيقظ احدكم من اليل فلا يدخل عليه حتى یفرغ عليه امر تین او ثلاثة ان احمدكم لاعذر فيهم باتت به“<sup>15</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو سوکر جا گے تو برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے بیاں تک کے دو یا تین بار سے دھولے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں کہاں رہا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی اور بہتے ہوئے پانی دونوں میں پیشاب وغیرہ سے منع فرمایا ہے حالانکہ بہتے ہوئے پانی میں تھوڑی بہت نجاست سے اس کی طہارت متاثر نہیں ہوتی لیکن وہ آلو دہ ضرور ہو جاتا ہے اور یہ آلو دگی اس وقت اور بڑھ سکتی ہے جب لوگ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کو اپنی عادت بنالیں۔ پیشاب پر دوسری نجاستوں اور فضلات کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ:

”قال نهی رسول الله ﷺ ان بیال فی الماء الجاری“<sup>16</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

اسی طرح دوسری روایت میں ہے:

”نهی ان بیال فی الماء الجاری کد“<sup>17</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لایغسل اح—دکم فی الماء لدائم و هو جنب، فق—ال: کیف یفعل یا باہریرة،“

قال: یتناوله تناولاً“<sup>18</sup>

”جابت کی حالت میں کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ حاضرین میں کسی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے دریافت کیا تو پھر کیا کرے، انھوں نے جواب دیا کہ ہاتھوں (یا کسی اور چیز سے) پانی لے کر غسل کرے۔“

ایک دوسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے پانی کی حفاظت کے بارے میں انتہائی تاکیدی احکامات فرمائے ہیں۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ:

”سمعت رسول الله ﷺ يقول: اتقوا الملاعن الشّالفة البراز في الموارد، والظل،“

وقارعة الطريق“<sup>19</sup>

” میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنایا ہے کہ لعنت کا سبب بنتے والے تین کاموں سے اختیاب کرو، یعنی پانی کے گھاٹ پر، سائے میں اور راستے میں قضاۓ حاجت کرنے سے (پر ہیز کرو)“<sup>20</sup>

ابوقاتادہؓ سے روایت ہے کہ:

”قال رسول اللہ ﷺ اذا شرب احد كم فلا يتنفس في الاناء“<sup>20</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے برلن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے“

اس کی علمی سائنسی توجیہ یہ ہے کہ سانس کے ذریعے جراشیم پانی کے برلن میں داخل ہو سکتے ہیں، جس سے بچا ہو پانی بھی جراشیم سے آلووہ ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اسے استعمال کرے تو پیٹ کی بیماریاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

مذکورہ تمام روایات پانی کی حفاظت پر دلالت کرتی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب وضواہ اور غسل میں پانی کے اسراف کو پسند نہیں کیا گیا (جو بہر حال محدود انفرادی عمل اور اسراف صیر ہے) تو اجتماعی سطح پر ضیاع کیبر جو نہروں اور دریاؤں کا پانی آلووہ اور ضائع کر دینا ہے، کس قدر ناپسندیدہ فعل ہو گا۔

#### خلاصہ بحث:

ملک خدادا پاکستان کے آبی و سائل میں سوات کے دریا کو بڑی اہمیت حاصل ہے جو آب پاشی اور بجلی کی پیداوار میں اہم کردار ادا کر رہا ہے لیکن علاقے کے فیکریوں کے صنعتی فضلے اس کی آلووگی کا سبب بن رہے ہیں نیز دریائے سوات کے کنارے بڑھتی ہوئی آبادیوں اور ہوشیار کے بیت الخلاوں کے ذریعہ انسانی فضلے بھی اس آلووگی کا سبب بن رہا ہے۔ حکمرانوں اور عوام کو اس دریا کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آلووگی اور ضیاع سے اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔ سوات کی انتظامیہ کو چاہیے کہ مینگوہ شہر کی گندگی کو دریائے سوات میں پھیلنے کی بجائے کہیں آبادی سے دور ٹھکانے لگانے کا بندوبست کر لے اور صنعتی فضلے کو بھی صنعتی قوانین کے مطابق تناف کرنے کا انتظام کرے۔ اسی طرح مقامی آبادی (خاص طور پر دریا کے کنارے رہنے والوں کو) اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھ کر اپنے اس پاک و صاف دریا کی حفاظت ہر قسم کی آلووگی سے کرنی چاہیے، کیونکہ یہ ہمارا دینی اور قومی فریضہ ہے۔

#### حوالہ جات

<sup>1</sup> سورۃ الانیاء، ۳۰

<sup>2</sup> سورۃ الحج، ۱۱، ۱۰

<sup>3</sup> راهی، فضل ربی، ریاست سوات، ص: ۸۔

<sup>4</sup> سانگ، ہبیون، سفر نامہ ہند، مترجم: یا سر جواد، ص: ۹۶۔

<sup>5</sup> راهی، فضل ربی، ریاست سوات، ص: ۹۔

<sup>6</sup> خان، محمد آصف، تاریخ یہاں سوات، ص: ۲۳۔

<sup>7</sup> رگ وید viii، ۷، ۱۹:۳، محوالہ مترجم: یا سر جواد، سفر نامہ ہند، ص: ۱۲۲؛ نیز مہابھارت vi، ۳۳۳، محوالہ مترجم: یا سر جواد، سفر نامہ ہند، ص: ۱۲۲۔

- <sup>8</sup> بلالہ، عبدالقیوم، داستان سوات، ص: ۸۵
- The River Swat, Editors: Abdul wahab Khan, Bakht, Page-1<sup>9</sup>
- Abidjahan, Dr.M.usman, Environmental protection society saidu sharif swat.page:5.6.<sup>10</sup>
- ابوداؤد، سلیمان ابن اشعث، سنن ابن داود، کتاب الطهارة، باب ما جاء في بتر بضاعة، ح، ص: ۲۵
- الیشی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب انجی بباب فی بتر بضاعة، ح، ص: ۲۸۵، رقم الحدیث ۵۹۰۵
- سنن ابن ماجہ، ابواب الطهارة و سخنا، باب ما جاء في مقدار الماء اللو ضوء و افضل من بجنایة، ح، ص: ۹۹
- ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، ابواب الطهارة و سخنا، باب ما جاء في القدر في الموضوع و كراحته التعدی فیه، ح، ص: ۱۳۶
- الیضا، ابواب الطهارة و سخنا، باب الرجال یستحيط من منامه حل یید خل ییده فی الاناء قبل ان یغسلها، ح، ص: ۱۳۸ - ۱۳۹
- الاطبری، حافظ ابن القاسم سلیمان بن احمد، مجمع الاوسط، ح، ص: ۲۰۸، رقم الحدیث ۱۷۳۹
- سنن ابن ماجہ ابواب الطهارة و سخنا، باب انفعی عن بول فی المائی، ح، ص: ۱۲۳ او امام مسلم، الجامع الصیح، کتاب الطهارة بباب للنفعی عن بول فی الماء الرآکد، ح، ص: ۱۲۲
- امام مسلم، الجامع الصیح، کتاب الطهارة، باب انفعی عن الاغتسال فی الماء الرآکد، ح، ص: ۱۶۳
- سنن ابن ماجہ، ابواب الطهارة و سخنا، باب انفعی عن الغلاء علی قارعة الطریق، ح، ص: ۲۰۸
- امام جباری الجامع الصیح دار لحیل بیروت، کتاب الوضوی، باب انفعی عن الاستغاثة بایمین، ح، ص: ۱۵۳، رقم الحدیث ۱۵۳

#### مصادر و مراجع

۱: القرآن

- ۲: ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، مطبع دار الحکیم، مصر
- ۳: ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابن داود، دار ابن حزم بیروت ۱۹۹۷
- ۴: بن حاری، محمد بن اساعیل، الجامع الصیح، دار لحیل بیروت
- ۵: بلالہ، عبدالقیوم، داستان سوات، جان کتب کوکل سوات، ۲۰۱۰، -
- ۶: خان، محمد آصف، تاریخ ریاست سوات، بدون تاریخ و مکتبہ
- ۷: زرایی، فضل ربی، ریاست سوات، شعیب سنر پلشرز، مکلورہ
- ۸: رگ وید viii، ۱۹۵۳، ۷، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند، مکتبہ تخلیقات لاہور
- ۹: سانگ، ہیون، سفر نامہ ہند، مترجم: یاسر جواد، مکتبہ تخلیقات لاہور، ۲۰۰۱، -
- ۱۰: الاطبری، حافظ ابن القاسم سلیمان بن احمد، مجمع الاوسط، دار الحکیم للنشر والتوزیع مصر ۱۹۹۵
- ۱۱: مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصیح، دار لحیل بیروت
- ۱۲: مہماجارت ۵، ۳۳۳، بحوالہ مترجم: یاسر جواد، سفر نامہ ہند مکتبہ تخلیقات لاہور
- ۱۳: الیشی، حافظ نور الدین علی ابن ابی بکر، مجمع الزوائد، دار الفکر بیروت ۱۹۹۲

14: The River Swat, Abdul wahab Khan, Bakht [Www.Zama swat.com](http://www.zama-swat.com).

15: Jahan, Dr.M.usman, Environmental protection society saidu sharif swat:2003. [Www.Valley swat .com](http://www.valley-swat.com)